پروفیسر ڈاکٹر محمد امین (ملتان)

سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی شاعری

خطابت ایک قدیم، مفید قابل قدر اور عظیم فن ہے۔ اہل یونان اور اہل روم نے اس فن پر بڑی توجہ دی اور بڑے بڑے خطیب پیدا کئے۔ ان کے یہاں خطابت کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ اسی طرح اہل عرب کو بھی اپنی خطابت پر ناز تھا۔ اہل عرب نے بھی اس فن میں بڑے کمالات دکھائے ہیں اور اس فن کی مبادیات پر بھی لکھا ہے وہ اس فن کو بڑی اہمیت دیتے تھے۔

ابتدا ہی سے یہ فن دینی علماء اور سیاسی رہنماؤں کے ساتھ مخصوص رہا ہے انہوں نے ہی اس فن کی ترویج و فروغ میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ قدیم زمانے میں عوام کے ساتھ رابطے کا موثر ذریعہ یہی تھا بلکہ اب بھی یہ ذریعہ مؤثر ہے، اردو فن خطابت کی تاریخ بہت مختصر ہے بلکہ ہمارے یہاں تو یہ فن رُو بہ زوال ہے دینی حلقوں میں بھی کوئی خطیب نظر نہیں آتا۔ اور سیاسی میدان میں بھی زعماء اس فن سے نابلد ہیں۔ اردو فنِ خطابت کی تاریخ میں چند ناموں میں ایک روشن نام سید شرف الدین احمد عطاء اللہ شاہ بخاری کا ہے وہ اردو کے بے مثال خطیب تھے۔ قدرت نے انہیں خطابت کی بے پناہ صلاحیت عطا کی تھی۔ ان کے معاصر اور ایک بہت بڑے خطیب محمد علی جوہر نے ان کے بارے میں لکھا ہے:

"یہ شخص جادوگر ہے۔ اسے تقریر کی اجازت نہیں دینی چاہئے اس کا وجود بڑا خطرناک ہے۔ کیونکہ لوگ اس کی تقریر سے مسحور و مبہوت ہوجاتے ہیں۔ اگر یہ چاہے تو انہیں اچھائی کے بجائے کسی غلط کام پر بھی آسانی سے آمادہ کرسکتا ہے۔ میرا بس چلے تو میں اسے کبھی تقریر نہ کرنے دوں"

ان کے معاصر خطیبوں نے ان کی بے مثال خطابت کو سراہا ہے خطابت اور شاعری کا چولی دامن کا ساتھ ہے یہ دونوں فن ایک دوسرے سے مربوط ہیں۔ خطیب نثر میں شاعری کرتا ہے وہی نثر جب موزوں ہو جائے تو شاعری بن جاتی ہے۔ خطیب اپنی تقریر کو دلکش اور مؤثر بنانے کے لئے شاعرانہ ہنر سے کام لیتا ہے۔ اسلئے ایک اچھے خطیب کے اندر ایک اچھا شاعر پوشیدہ ہوتا ہے۔ مسلمانوں میں شعر فہمی اور شعر گوئی بھی علماء کی روایت رہی ہے عمر خیام جب رصد گاہ کے کام سے تھک جاتا تو رباعی کہ لیتا، ابن سینا بھی کبھی کبھی شعر کہتے تھے۔ عطاء اللہ شاہ بخاری خطیب بے مثل تھے۔ اسی ناطے سے ان میں ایک شاعرِ بے مثل پوشیدہ تھا۔ مگر انہوں نے شاعری کے فن کو اختیار نہیں کیا۔ اور نہ ہی اس پر توجہ دی، وہ اعلیٰ شعری ذوق کے مالک تھے۔ بچپن کی شعری مجالس نے اس ذوق کی تربیت کی مگر آپ نے باقاعدہ طور پر شاعری نہیں کی۔ بلکہ کہیں کہیں کسی خاص تحریک و ترغیب کے زیر اثر اشعار کہے اور ندیم تخلص اختیار کیا۔

ان کے اشعار کا ایک مجموعہ "سواطع الالہام" کے نام سے چھپ چکا ہے۔ سواطع الالہام فیضی کی تفسیر غیر منقوط کا نام ہے۔ چونکہ شاعری کو بھی الہامی سمجھا جاتا ہے۔ اور ساطعہ بجلی کی چمک کو کہتے ہیں۔ اس

رعایت سے یہ نام بہت موزوں ہے۔ جب کسی الہام کی بجلی چمکی اس کے نتیجے میں جو شعر ہوا وہ ساطعہ ہے۔ یوں اس مجموعہ میں بہت سے ساطعات جمع ہو گئے ہیں۔

اس مجموعے میں دو زبانوں میں اشعار موجود ہیں۔ یعنی فارسی اور اردو اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ شاہ جی کو ان زبانوں پر قدرت حاصل تھی۔ اس مجموعے کے فارسی اشعار میں فکری گہرائی بہت زیادہ ہے اظہار بھی موثر ہے اور اسلوب بھی سلیس ہے، ایک نعت کے چند اشعار دیکھئے

لولاک ذرہ زجہانِ محمد است
سبحان من یراہ چہ شان محمد است
سیپارۂ کلام الٰہی خدا گواہ
آں ہم عبارتے ز زبان محمد است
نازد بنام پاک محمد کلام پاک
نازم باں کلام کہ جان محمد است
توحید راکہ نقطۂ پرکارِ دین ماست
دانی کہ نقطۂ زبیان محمد است

چند اور اشعار ملاحظہ کیجئے:

بیا کہ با تو سخن ہا زحرفِ لولاک است
بیا کہ باتو حکایت زقدر افلاک است
یتیم مکہ محمد کہ آبروئے خدا است
کسیکہ خاک رہش نیست برسرش خاک است
ہزار لشکر طاغوتیاں زند برہم
قیامتے کہ بیا از نگاہِ بیباک است
گرہ بطرہ مازاغ و ماطغٰے بستند
وسلے زسرتاجِ ماعرفناک است

عطاء اللہ شاہ بخاری کے نعتیہ اشعار سے ان کے حضور ﷺ سے محبت اور عقیدت کا بھرپور اظہار ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ فکری گہرائی اور فنی محاسن اپنی جگہ پر ہیں۔ شاہ صاحب کی فارسی شاعری بہت خوبصورت ہے۔ جس سے ان کی قدرت بیان ظاہر ہوتی ہے۔ وحدت الوجود فارسی اور اردو کی صوفیانہ شاعری کا مقبول ترین مضمون ہے۔ شاہ صاحب نے بھی اس مضمون کو بڑی خوبصورتی سے باندھا ہے۔

وحدت بوجد و حالت کثرت در آمدہ
حرکت بجلوہ، جلوہ بحرکت در آمدہ

موسیٰ و طور و وادی ایمن حِرا حرم
ہر جا کہ دیدہ ایست بحیرت در آمدہ
چمن چمن گل و نسرین زعکسِ رخ ریزد
سبد سبد گل خنداں زراہ می چکدش
اب اردو میں اس مضمون کو دیکھئے
ذروں سے تا بہ مہر ستاروں سے تا چمن
عکسِ جمالِ یار کی تابندگی ہے دوست

تصوف کے حوالے سے فقر کا مضمون بھی شاعری کا موضوع بنا ہے، شاہ صاحب نے بھی اسی پر اشعار کہے ہیں، ملاحظہ کیجئے:

یک نانِ جویں زخوانِ شاہی خوشتر
ازچنگ و رباب آہِ صبوگاہی خوشتر
یک لحظہ بزیرِ سایۂ قدِ یار
واللہ زہزار چترِ شاہی خوشتر

ان کی فارسی شاعری فارسی کے روایتی تغزل سے معمور ہے۔

ہاں لالہ زغمم خوں شد و از ہجر سمن زرد است
ایں دیدہ احمر ہم وایں چہرہ اصغر ہم
دردِ بجگر دارد و بیمار غمت زیاں
خواہد نہ مداوائے جوید نہ گھے مرہم

پارسایاں ہمہ ناز ند بہ زہد و طاعت
یک ندیم است کہ برد امن ترمی نازد

شاہ صاحب کی اردو نظمیں ہنگامی موضوعات پر ہیں۔ ہنگامی موضوعات پر ہونے کی وجہ سے یہ نظمیں ہلکی پھلکی ہیں اور بعض میں طنز و مزاح پایا جاتا ہے۔ ان نظموں میں روانی کمال کی ہے ایک نظم کا ایک بند ملاحظہ کیجئے

دن کو پوجو، رات کو پوجو
رنگ برنگی دھات کو پوجو
مٹی پتھر پات کو پوجو
ایک نہ پوجو سات کو پوجو
تم کیا جانو اے نادانو!
تم کیا سمجھو تم کیا جانو!

ان نظموں کے علاوہ شاہ صاحب کی فردیات قابل توجہ ہیں

چمن کو اس لئے مالی نے خوں سے سینچا تھا
کہ اس کی اپنی نگاہیں بہار کو ترسیں

یہ شعر وطن کے حالات کی خوب عکاسی کرتا ہے۔ شاہ صاحب نے یہ شعر ساحرلدھیانوی کو عطاء کیا تھا۔ اور اب یہ شعر ساحرلدھیانوی کی کتاب "تلخیاں" کی زینت ہے۔

چند اور فرد ملاحظہ کیجئے

وہ آنکھوں میں موجود اور چشمِ حیراں
ادھر ڈھونڈتی ہے اُدھر ڈھونڈتی ہے

گر ہو دوائے عشق کی تلخی نصیبِ عقل
بنتی ہے پھر تو بادہ و ساغر کہے بغیر

سب سے پہلے حسن کی رعنائیاں ناپی گئیں
پھر ہمارے عشق کی پہنائیاں ناپی گئیں

ان اشعار سے شاہ صاحب کی شعر گوئی کا سلیقہ ظاہر ہوتا ہے، اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ انہیں زبان و بیان پر کتنی قدرت حاصل تھی، اور وہ اردو کی کلاسیکی شعری روایت سے واقف بھی تھے۔ اگر شاہصاحب اس فن پر بھی کچھ توجہ صرف کرتے تو اردو کو ایک اور اچھا شاعر مل جاتا۔ مگر انہوں نے اس فن پر کیوں توجہ نہیں دی اس کی کئی وجوہات ہوسکتی ہیں، ان میں سے بعض پر قیاس آرائی ممکن ہے۔ بہرحال یہ مختصر سا مجموعہ ان کی شعر فہمی اور شعر گوئی کے اعلیٰ ذوق کی دلیل ہے۔

تاریخہائے وفات

۱۳۸۱ھ

(۱) کفن امیر شریعت۔ (۲) والا گہر شہ بخاری۔ (۳) کوہ پیکر شہ بخاری۔ (۴) آسماں مکاں شہ بخاری (۵) حسان العجم شہ بخاری۔ (۶) جز وصال عطاء اللہ شاہ۔ (۷) زبدہ زماں عطاء اللہ شاہ بخاری۔ (۸) لحد سید عطاء اللہ شاہ بخاری۔ (۹) امیر شریعت عطاء اللہ شاہ۔ (۱۰) مزار پر انوار والا جاہ سید عطاء اللہ شاہ۔ (۱۱) مزار پر انوار بدیہ گو سید عطاء اللہ شاہ۔ (۱۲) راہ شناس آتش بیان۔ (۱۳) مرقد منورہ دیدہ مومناں سید عطاء اللہ شاہ۔ (۱۴) مرقد منورہ سیف زباں سید عطاء اللہ شاہ (۱۵) محمود جہاں خطیب جادو بیاں سید عطاء اللہ شاہ۔ (۱۶) ممدوح جہاں خطیب جادو بیاں سید عطاء اللہ شاہ۔ (۱۷) دانائے کامل خطیب جادو بیان سید عطاء اللہ شاہ۔ (۱۸) آہن گداز خطیب قوم سید عطاء اللہ شاہ (۱۹) نجم دین خطیب جادو بیان سید عطاء اللہ شاہ۔

اختر واصفی